وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو (لوگوں کو) خدا کی طرف بلائے اور اچھے
کام کرے اور کہے کہ میں بھی یقیناً (خدا کے) فرمانبردار بندوں میں سے ہوں

کتاب مستطاب

احسن الفوائد

فی

شرح العقائد

اصل رسالہ اعتقادیہ

از قلم حقیقت رقم

حضرت صدوق العلماء العاملین رئیس الفقہاء والمحدثین جناب
شیخ ابو جعفر محمد بن علی ابن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی اعلی اللہ مقامہ

مترجم رسالہ

فاضل محقق مولانا سید منظور حسین بخاری مرحوم

شارح رسالہ

صدر المحققین، سلطان المتکلمین سرکار علامہ آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی مجتہد العصر والزمان مدظلہ

ناشر
منیجر مکتبۃ السبطین ۲۹۶/ ۹۔بی سیٹلائٹ ٹاؤن بلاک بی سرگودھا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

اس شخص سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں فرمانبردار بندوں میں سے ہوں

کتاب مستطاب

اَحْسَنُ الْفَوَائِد
فِی
شَرْحِ الْعَقَائِد

جس میں

تمام شیعہ عقائد و مسلمات کو قرآن کریم، احادیث معصومین اور عقل سلیم کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے اور دیگر فرقہائے اسلام کے مقابلہ میں دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے شیعہ اصول و عقائد کی برتری واضح کی گئی ہے اور ہر ہر موضوع پر ملاحدہ و منکرین کے جملہ شکوک و شبہات کو عقل و نقل اور قدیم و جدید علوم کی روشنی میں رد کیا گیا ہے

سرکار صدوق العلماء العاملین رئیس المحدثین حضرت شیخ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی علیہ الرحمہ

سرکار صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ محمد حسین صاحب قبلہ مدظلہ العالی علی امیر المؤمنین

۲۹۶-بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

شانی پریس بلاک نمبر ۱ سرگودھا
فون 7/1868

ان حبہم ایمان و بغضہم کفر و ان امرہم امر اللہ و نہیہم نہی اللہ و طاعتہم طاعۃ اللہ و معصیتہم معصیۃ اللہ و ولیہم ولی اللہ و عدوہم عدو اللہ و نعتقد ان الارض لا تخلو من حجۃ للہ علی خلقہ اما ظاہراً او خائفاً

کہ ان کی محبت عین ایمان اور ان سے عداوت عین کھلا کفر ہے ان کا حکم خدا کا حکم۔ ان کی نہی، خدا کی نہی ہے ان کی اطاعت خدا کی اطاعت اور ان کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے۔ ان کا دوست خدا کا دوست اور ان کا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ ہمارا یہ بھی اعتقاد ہے کہ زمین کبھی ایسے شخص سے خالی نہیں رہ سکتی۔ جو مخلوق پر حجت خدا ہو۔ خواہ وہ ظاہر و مشہور ہو یا مخفی و مستور۔

جائے گا۔ کھانے والا اسے انگور ہی محسوس کرے گا۔ مگر جادوگر کنکری کو انگور بنا کر دکھا تو سکتا ہے مگر وہ اسے کھلا نہیں سکتا۔ وہ کنکری کنکری ہی رہے گی۔ حضرت موسیٰؑ نے جب پتھر سے پانی جاری کیا تھا تو حقیقتاً تمام قوم نے سیر ہو کر پانی پیا تھا۔ جناب ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت ذوالعشیرہ میں تھوڑے سے کھانے کو بطور اعجاز جب مدعوین کے سامنے پیش کیا تھا۔ تو سب نے سیر ہو کر کھایا تھا مگر جادو میں ایسا ہونا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ جادو کا اثر فقط نگاہ پر ہوتا ہے۔ اصل حقیقت شی پر نہیں ہوتا۔

فرق پنجم معجزہ ہمیشہ اخیار و ابرار لوگوں کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہ بھی مقربان بارگاہ ہوتے ہیں مگر جادو کا اثر فساق و فجار اور اشرار کے ہاتھوں پر ظاہر ہوتا ہے۔ و غیرہا من الوجوہ۔

نبی و رسول میں کیا فرق ہے؟ نبی و رسول کے لغوی معانی میں تو کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ مگر ان کے اصطلاحی معنوں میں فی الجملہ فرق ہے۔ اب وہ فرق کیا ہے؟

اس سلسلہ میں متعدد فرق بیان کئے گئے ہیں۔ عام طور پر کتب کلامیہ میں مشہور یہ ہے کہ نبی اس برگزیدۂ خدا بندے کو کہا جاتا ہے۔ جو منجانب اللہ ارشاد و تبلیغ کے عہدہ پر مامور ہو اگرچہ کوئی نئی شریعت و کتاب نہ رکھتا ہو۔ بلکہ کسی اور صاحب شریعت کی شریعت کا مبلغ ہو۔ اور رسول اس برگزیدۂ خدا بندے کو کہا جاتا ہے۔ جو منجانب اللہ عہدۂ پیامبری پر فائز ہو اور مستقل شریعت و کتاب بھی رکھتا ہے۔ اس طرح ان کے درمیان باصطلاح اہل منطق عام خاص مطلق کی نسبت ہے کہ ہر رسول نبی ضرور ہوتا ہے مگر ہر نبی کے لئے یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ وہ رسول بھی ہو۔ (اوائل المقالات وغیرہ) مگر جو کچھ احادیث اہل بیت نبوی سے مستفاد ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ نبی وہ ہے جو خواب میں فرشتہ کو دیکھتا ہے اور آواز کو سنتا ہے مگر عالم بیداری میں بحالت وحی اس کو نہیں دیکھتا۔ اور رسول وہ ہے جو خواب میں فرشتہ کو دیکھتا ہے آواز

مغموراً ونعتقد ان حجۃ اللہ فی ارضہ وخلیفتہ فی عبادہ فی زماننا ھذا ھو القائم المنتظر محمد ابن الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام وانہ

ہم یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ اس وقت زمین میں حجت خدا اور اس زمانہ میں بندوں پر خلیفہ خدا حضرت قائم منتظر محمد بن حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام ہیں۔ یہی وہ بزرگوار ہیں۔

متعدد احادیث اصول کافی وغیرہ کتب معتبرہ میں مذکور ہیں۔

انبیاء کی تعداد کتنی ہے؟

انبیاء کی تعداد کے سلسلہ میں اخبار و آثار میں قدرے اختلاف ہے اس لئے اس سلسلہ میں اگرچہ حتمی و یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا ہے۔ ہاں مشہور بین الفریقین یہی ہے کہ ان کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔ جس طرح متن رسالہ میں مذکور ہے۔ ان میں ایک سو تیرہ حضرات رسول ہیں۔ اور پانچ اولی العزم اور باقی صرف نبی ہیں۔ قرآن مجید میں بالصراحت بعض نام بنام تو فقط چھبیس نفوس قدسیہ کا تذکرہ موجود ہے۔ جن کی نبوت مسلم ہے۔ باقی کے متعلق قرآن اجمالاً اتنا بیان کرکے خاموش ہو جاتا ہے کہ منھم من قصصنا علیک ومنھم من لم نقصص علیک (سورہ مومن پ ۲۴ ع ۱۳) یعنی بعض انبیاء کا تذکرہ ہم نے کیا ہے۔ اور بعض کا نہیں کیا۔ اسی طرح قرآن مجید میں کئی مقامات پر وارد ہے۔ کہ خدا کی رشد و ہدایت اور سلسلہ انبیاء کا اجراء کسی خاص قوم و ملک کے ساتھ مختص نہیں ہے۔ بلکہ تمام اقوام اور ممالک اس سرچشمہ فیض سے مستفیض ہوتے رہے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے۔ ولکل امۃ رسول (سورۃ یونس پ ۲ ۱۰) ہر ایک قوم کے لئے رسول ہے۔ دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولاً (سورۃ نحل پ ۱۴) ہم نے ہر قوم کی طرف رسول بھیجا۔ ایک اور جگہ وارد ہے وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر (سورۃ فاطر پ ۲۲ ع ۱۵) کوئی ایسی قوم نہیں ہے جس پر ڈرانے والا نہ آیا ہو۔ ایک اور مقام پر یوں مرقوم ہے وکم ارسلنا من نبی فی الاولین (سورہ زخرف پ ۲۵) ہم نے پہلی قوموں میں کتنے ہی پیغمبر بھیجے۔ ایک اور جگہ فرمایا ولکل قوم ھاد (سورہ پ ۱۳ ع ۲) ہر قوم کے لئے ہادی آیا۔ ان آیات مبارکہ سے اس منصب جلیل کے عہدہ داروں کی کثرت کا اجمالی علم تو ہو جاتا ہے۔ نیز یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ آنحضرتؐ سے پہلے تمام بڑے بڑے ممالک و اقوام میں نبی مبعوث ہو چکے تھے۔ اسی بنا پر